لتعلیمِ

تلاوتِ قرآنِ کریم

مؤلف: علی حبیبی مترجم: آغا معظم علی قمی

امامیہ آرگنائزیشن پاکستان (رجسٹرڈ) کراچی

شہید سماحتی یونٹ۔ فیڈرل بی ایریا

10/-

تلاوت قرآن کریم

تالیف
علی حبیبی

ترجمہ و تحقیق
آغا مرزا معظم علی

مشخصات

نام کتاب :- تعلیم تلاوت قرآن کریم

مؤلف :- علی حبیبی

مترجم :- آغا معظم علی قمی

کاتب :- پیغمبر عباس عابدی نوگانوی

ناشر

دار المطالعہ شہید الحسینی

امامیہ آرگنائزیشن پاکستان

شہید الحسینی یونٹ ۔ فیڈرل بی ایریا کراچی ریجن

فہرست

نمبر شمار	نام اسباق		صفحہ نمبر
۱	مقدمہ :		۵
۲	پہلا سبق :	عربی حروف اور ان کے نام	۷
۳	علامات قرآن :		۱۱
۴	دوسرا سبق :	زبر (ـَـ)	۱۳
۵	تیسرا سبق :	زیر (ـِـ)	۱۶
۶	چوتھا سبق :	پیش (ـُـ)	۱۹
۷	پانچواں سبق :	سکون (ـْـ)	۲۲
۸	چھٹا سبق :	الف مدی	۲۶

نمبر شمار	نام اسباق	صفحہ نمبر
۹	ساتواں سبق : یاء مدّی	۳۰
۱۰	آٹھواں سبق : واو مدّی	۳۳
۱۱	نواں سبق : تشدید (ّ)	۳۷
۱۲	دسواں سبق : مد (ٓ)	۴۲
۱۳	گیارہواں سبق : تنوین (ً ٍ ٌ)	۴۶
۱۴	بارہواں سبق : نہ پڑھے جانے والے حروف (۱)	۵۲
۱۵	تیرہواں سبق : نہ پڑھے جانے والے حروف (۲)	۵۹
۱۶	چودہواں سبق : وہ حروف جو لکھے نہیں جاتے مگر پڑھنا ضروری ہے	۶۵
۱۷	پندرہواں سبق : التقاء ساکنین کو دور کرنا	۷۰
۱۸	سولہواں سبق : وقف (۱)	۷۴
۱۹	سترہواں سبق : وقف (۲)	۷۸

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہ)

«مَامِنْ مُؤْمِنٍ ذَکَراً اَوْ اُنْثٰی، حُرًّا اَوْ مَمْلُوکاً اِلَّا وَلِلّٰہِ عَلَیْہِ حَقٌّ وَاجِبٌ اَنْ یَتَعَلَّمَ مِنَ الْقُرْآنِ» ۱

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ارشاد ہے۔

کوئی بھی مومن مرد اور عورت، آزاد ہو یا غلام مگر یہ کہ اس پر خداوند کریم کی طرف سے فریضہ ہے کہ (استعداد کے مطابق) وہ قرآن کریم سیکھے۔

اسلامی احادیث میں قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی بہت تاکید ہے اور اس کے لئے بہت زیادہ اجر و ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے اور یہ امر باعث بنا کہ تمام مسلمان قرآن کریم کو ایک فریضۂ الٰہی سمجھ کر سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں قرآن کریم کی تعلیم کے لئے ہر دور اور ہر زمانہ میں ایک خاص طریقہ اپنایا گیا ہے۔ آج جب کہ ذرائع تعلیم نے بہت زیادہ ترقی کر لی ہے۔ اس کی تعلیم کے لئے بہت ہی سادہ اور آسان طریقے پڑھے لکھے لوگوں کے لئے پیش کئے جا سکتے ہیں کہ کم سے کم وقت میں قرآن کریم سیکھیں جیسا کہ جمہوری اسلامی ایران میں فارسی جاننے، پڑھنے اور لکھنے والوں کو زیادہ سے زیادہ تیس اسباق میں صحیح طور پر قرآن کریم پڑھنا سکھا دیا جاتا ہے۔

---

۱ مستدرک الوسائل، جلد ۱ صفحہ ۲۸۷

یہ کتاب ان کامل ترین طریقوں پر مشتمل ہے جو جمہوری اسلامی ایران میں رائج ہیں اور اردو داں ممالک میں چھپے ہوئے قرآن کریم کو پیش نظر رکھ کر تیار کی گئی ہے اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ قرآن سیکھنے والے ابتدا سے ہی لب ولہجہ یاد کر لیں کیونکہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا ہے ۔ (اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا) ۱ اور جیسا کہ حضرت پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بھی فرمایا ہے ۔

اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ بِاَلْحَانِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا) ۲

اس حقیقت کے پیش نظر قرآن عربی لہجہ میں ہی پڑھنا چاہیئے ، قرآن کریم کی تعلیم دینے والوں کے لئے بھی ہم نے ابھی تازہ بہ تازہ قرآن کریم کی تدریس و تعلیم کے آسان طریقے بھی کتاب کی صورت میں مرتب کئے ہیں ، جو انشاء اللہ جلد ہی منظر عام پر آئے گی

مِنَ اللّٰهِ التَّوفِيق

عَلی حَبیبی

---

۱ سورۂ یوسف ، آیہ ۲ (ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے)

۲ اصول کافی ، جلد ۲ ، صفحہ ۶۱۴ (قرآن عربوں کے لب ولہجہ میں پڑھا کرو)

پہلا سبق

عربی حروف اور ان کے نام

ہر زبان یاد کرنے کے لئے سب سے پہلے اس زبان کے حروف تہجی کا جاننا ضروری ہے اور ہم چونکہ قرآن کریم سیکھنا چاہتے ہیں لہٰذا پہلے عربی زبان کے حروف تہجی سے واقفیت ضروری ہے۔

عربی زبان میں اردو زبان کے حروف تہجی سے سات حروف (پ، ٹ، چ، ڈ، ڑ، ژ، گ) کم ہیں۔

اور شکل کے اعتبار سے صرف دو حرفوں کے علاوہ باقی تمام حروف، ایک جیسے ہیں۔ ایک شکل (ۃ۔ ۃ) حرف (ت) جو بعض الفاظ کے آخر میں لکھی جاتی ہے اور دوسری شکل بڑے کاف (ک) کی جو (ل) کی طرح لکھی جاتی ہے اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کے لئے بڑے کاف کے پیٹ میں ایک چھوٹا کاف لکھ دیا جاتا ہے۔

بارہ حروف کے علاوہ باقی تمام حروف کے نام عربی اور اردو میں ایک جیسے ہیں۔

اب ہم عربی زبان کے حروف اور ان کے نام آپ کو بتاتے ہیں ۔

نمبر شمار	حروف	حروف کے نام	نمبر شمار	حروف	حروف کے نام
١	ا ـ ء	الف ، همزه	١٥	ض	ضاد
٢	ب	باء	١٦	ط	طاء
٣	ت	تاء	١٧	ظ	ظاء
٤	ث	ثاء	١٨	ع	عين
٥	ج	جيم	١٩	غ	غين
٦	ح	حاء	٢٠	ف	فاء
٧	خ	خاء	٢١	ق	قاف
٨	د	دال	٢٢	ك	كاف
٩	ذ	ذال	٢٣	ل	لام
١٠	ر	راء	٢٤	م	ميم
١١	ز	زاء (زای)	٢٥	ن	نون
١٢	س	سين	٢٦	ه	هاء
١٣	ش	شين	٢٧	و	واو
١٤	ص	صاد	٢٨	ى	ياء

نوٹ ! جن حروف کے نام ہمزہ پر ختم ہوتے ہیں، سہولت کے لئے ان کے ہمزہ کو تلفظ نہیں کیا جاتا (پڑھا نہیں جاتا) مثلاً حرف (ب) کو کتابت میں (باء) لکھتے ہیں لیکن ہمزہ کے بغیر (با) پڑھتے ہیں ۔

حروف مقطعات قرآن

اب جبکہ آپ عربی حروف کے ناموں سے واقف ہو چکے آسانی سے قرآن کے حروف مقطعات کو بھی پڑھ سکتے ہیں ۔

قرآن کریم کے کل ۱۱۴ سوروں میں سے ۲۹ سورے ایسے الفاظ سے شروع ہوتے ہیں جن کو الگ الگ کر کے یعنی ہر حرف اپنے عربی نام کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے ۔ اسی لئے ان کو (حروف مقطعات) کہتے ہیں ۔

مثلاً یس جو یا "سین پڑھا جائے گا ۔

اب قرآن کے تمام حروف مقطعات دہرائے بغیر لکھ رہے ہیں ۔

ق ۔ ص ۔ ن ۔ یس ۔ حم ۔ طه ۔ الر ۔ الم

طسم ۔ المر ۔ المص ۔ حم عسق ۔ کھیعص

نوٹ: اردو داں ممالک کے چھپے ہوئے قرآن کریم میں قاری کی راہنمائی کے لئے بعض حروف مقطعہ پر علامت کے عنوان سے چھوٹا الف بنا دیتے ہیں مثلاً

یٰسٓ ۔ حٰمٓ ۔ طٰهٰ ۔ الٓرٰ ۔ کٓهٰیٰعٓصٓ

نکتہ : ہر حرف کی شکل اور نام کے علاوہ اس کا مخرج اور آواز بھی ہوتی ہے اور اکثر عربی حروف کی آوازیں وہی ہیں جو اردو حروف کی ہیں ۔ فقط دس حروف کی آوازیں اردو حروف کی آوازوں (یعنی مخرج) سے الگ ہیں ۔ اور وہ یہ ہیں

جن حروف مقطعہ کے نام ہمزہ پر ختم ہوتے ہیں ان کے پڑھتے وقت ہمزہ نہیں پڑھا جائے گا

ز ث ۔ح ۔ذ ۔ص ۔ض ۔ط ۔ظ ۔ ع ۔ غ ۔ و) انشاءاللہ قرآن پڑھ لینے کے بعد ان حروف کے مخارج یعنی آوازیں بھی قاعدہ تجوید کے مطابق بیان کی جائیں گی ۔

مشق :

۱۔ ان حروف کے نام بتائیں جن کے نام عربی اور اردو میں الگ الگ ہیں

۲۔ قرآن کے کل سورے کتنے ہیں؟ اور کتنے سورے حروف سے شروع ہوتے ہیں ؟

۳۔ مندرجہ ذیل حروف مقطعہ کو کس طرح پڑھا جاتا ہے ۔

المص ۔ طسم ۔ حم عسق ۔ یس ۔ طہ
کھیعص ۔ المر ۔ الر ۔ ق ۔ ن ۔

علاماتِ قرآن

ہر زبان میں الفاظ کو صحیح پڑھنے کے لئے خاص علامتوں سے استفادہ
تے ہیں۔ تاکہ ہر حرف کی آواز واضح ہو جائے۔ اردو اور عربی میں بھی اسی طرح
ہے۔ اردو زبان میں ابتدائی کلاس کے بچوں کو سمجھانے کے لئے الفاظ پر حرکتیں
لگائی جاتی ہیں لیکن اس لفظ کو صحیح یاد کر لینے اور اس کے معانی سمجھنے کے بعد حرکت
کے بغیر بھی لکھا جاتا ہے۔ بطور مثال لفظ (کھلنا) تین طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے
(کُھلنا ، کِھلنا ، کھَلنا) زبان سے واقفیت ہو تو مقام استعمال کے تحت
علامت کے صحیح پڑھا جا سکتا ہے، عربی زبان بھی اسی طرح ہے قرآن میں پہلے
حرکتیں نہ تھیں اور عرب آیت کے معنیٰ کو سمجھتے ہوئے اس کو صحیح پڑھتے تھے
اسلام پھیلا اور غیر عرب مسلمان ہوئے تو ضروری ہو گیا کہ قرآن پر حرکات
و علامات لگا کر اس کی صحیح قرأت کو مشخص اور واضح کیا جائے اور یہ کام حضرت
ابن ابی طالب علیہ السلام کے شاگردوں کے ذریعہ انجام پایا اور بعد میں
نوں نے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

سب سے پہلے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے شاگرد اور صحابی
ب ابوالاسود دوئلی نے قرآن کریم پر نقطوں کے ذریعہ حرکات لگائیں اور ان کو
خ رنگ سے نمایاں کیا، (زبر کی جگہ حرف کے اوپر نقطہ، زیر کی جگہ حرف کے
نقطہ اور پیش کی جگہ حرف کے آگے نقطہ لگایا) اس کے بعد جناب خلیل ابن
فراھیدی نے جو شیعہ تھے ان حرکتوں اور علامتوں کو مکمل کیا اور

قرآن پر موجودہ صورت میں حرکتیں اور علامتیں لگائیں۔

علامات قرآن مندرجہ ذیل ہیں

حرکات: فتحہ (زبر) کسرہ (زیر) ضمہ (پیش)، سکون

حروف مدّی: (الف مدّی، یا مدّی، واو مدّی) تشدید، مد، تنوین

(ـَ ـِ ـُ ـْ ا ـِی ـُو ـّ ـٓ ـً ـٍ ـٌ)

مندرجہ بالا علامات میں سے اکثر علامات اُردو زبان میں بھی ہیں لیکن ان میں سے بعض کی آواز اردو اور عربی میں فرق رکھتی ہے اور مختلف ہے ہم انشاءاللہ آئندہ اسباق میں اس فرق کی وضاحت کریں گے۔

ان علامات میں سے قرآنی الفاظ کو صحیح پڑھنے میں سب سے اہم اور مؤثر تین حرکات ہیں۔ زبر، زیر، پیش۔

اب ہم ترتیب کے ساتھ ان کی شکل، نام اور تلفظ سے واقف ہوں گے۔

---

۱ کتاب المحکم فی نقط المصاحف (تالیف ابو عمرو الدانی)، وکتاب دلیل الحیران علی مورد الظمآن (تالیف ابراہیم بن احمد المارغنی التونسی

دوسرا سبق

زبر ـــَـــ

اس علامت (ــَـ) کو اردو میں زبر اور عربی میں فتحہ کہتے ہیں اس کو فتحہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ حروف جن پر یہ علامت ہوتی ہے ان کو پڑھتے وقت ہونٹ کھلتے ہیں مثلاً

اَ	بَ	تَ	ثَ	جَ	حَ	خَ
دَ	ذَ	رَ	زَ	سَ	شَ	صَ
ضَ	طَ	ظَ	عَ	غَ	فَ	قَ
كَ	لَ	مَ	نَ	هَ	وَ	يَ

فتحہ لفظ (فَتْحٌ) سے لیا گیا ہے اور اصل (فَتْحَةٌ) تھا یعنی ایک بار کھولنا وقف کی حالت میں (وقف کے قواعد کے مطابق) تاء (ــة) ھاء ساکن (ــہ) میں تبدیل ہو جاتی ہے، فتحہ (زبر) کی آواز حرف الف کی آواز کی طرف مائل ہوتی ہے لہٰذا اس کی شکل کو بیان کرنے کے لیے حرف الف سے مدد لی گئی ہے

اور اس خیال سے کہ الفِ اصلی سے اشتباہ نہ ہوجائے حرف کے اوپر ایک چھوٹا الف ترچھی حالت میں لکھا جاتا ہے۔ (اَ اَ)

نوٹ: جس حرف پر علامت زبر (فتحہ) ہو اس کو مفتوح کہتے ہیں۔

مشق:

ا۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو ایک بار الگ الگ اور دوسری بار ملا کر (مرکب) لکھا گیا ہے۔ ان کو الگ الگ کر کے پڑھیں۔

مرکب	جدا جدا
لَكَ	كَ لَ
مَعَ	عَ مَ
زَهَقَ	قَ هَ زَ
وَعَدَ	دَ عَ وَ
وَلَدَ	دَ لَ وَ
مَكَرَ	رَ كَ مَ
فَحَشَرَ	رَ شَ حَ فَ
فَخَرَجَ	جَ رَ خَ فَ
سَاَلَكَ	كَ لَ اَ سَ
خَلَقَكَ	كَ قَ لَ خَ
وَوَجَدَكَ	كَ دَ جَ وَ وَ
فَعَدَلَكَ	كَ لَ دَ عَ فَ

مشق :

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو الگ الگ کر کے پڑھیں ۔

مَطَرَ ۔ عَبَدَ ۔ كَتَبَ ۔ كَفَرَ ۔ وَسَقَ ۔ جَمَعَ
وَزَرَ ۔ حَسَدَ ۔ نَعَلَ ۔ كَسَبَ ۔ خَسَفَ ۔ وَقَبَ
ذَهَبَ ۔ كَذَبَ ۔ وَعَدَ ۔ نَزَلَ ۔ اَمَرَ ۔ سَكَتَ
كَتَمَ ۔ بَطَنَ ۔ عَزَمَ ۔ سَقَرَ ۔ نَزَعَ ۔ ظَهَرَ
فَقَدَرَ ۔ وَقَذَفَ ۔ فَخَلَقَ ۔ فَجَعَلَ ۔ سَاَلَكَ
وَجَدَكَ ۔ عَقَبَةَ ۔ فَحَشَرَ ۔ وَخَسَفَ ۔ فَنَظَرَ
فَبَدَاَ ۔ فَمَكَثَ ۔ خَلَقَكَ ۔ فَصَدَقَ ۔ شَجَرَةَ
عَدَلَكَ ۔ مَنَعَكَ ۔ فَوَقَعَ ۔ رَجَعَكَ ۔ ضَلَمَكَ

سوالات :

۱ ۔ فتحہ (زبر) کی تعریف کرتے ہوئے بیان کریں کہ اس کو فتحہ کہنے کی کیا وجہ ہے ؟

۲ ۔ فتحہ کی شکل کو کس حرف سے لیا گیا ہے اور کیوں ؟

۳ ۔ قرآن کریم سے ایسے بیس الفاظ تلاش کریں جن پر صرف فتحہ (زبر) ہو

تیسرا سبق

زیر ــِـ

اس علامت (ــِـ) کو اردو میں زیر اور عربی میں کسرہ کہتے ہیں کسرہ لفظ (کَسْرٌ) سے لیا گیا ہے اور اصل میں (کَسْرَۃٌ) تھا۔ یعنی ایک بار ٹوٹنا وقف کی حالت میں (وقف کے قواعد کے مطابق) تا (ۃ) ھا ساکن (ہ) میں تبدیل ہو جاتی ہے کسرہ (زیر) کی آواز "حرف یاء" کی آواز کی طرف مائل ہوتی ہے لہٰذا اس کی شکل کو بیان کرنے کے لئے حرف یاء سے مدد لی گئی ہے تاکہ یاء اصلی سے مشتبہ نہ ہو جائے۔ اس لئے نقطے کے بغیر چھوٹی یاء دندانے دار تھی بعد میں کثرت استعمال اور اختصار کی وجہ سے اس کے دندانہ کو حذف کر دیا گیا (ــِـ)

اس علامت (ــِـ) کا نام کسرہ رکھنے کی وجہ یہ ہوئی کہ جن حروف پر یہ علامت ہوتی ہے ان کو پڑھتے وقت ہونٹ نیچے جھکتے ہیں گویا جو چیز ٹوٹتی ہے وہ نیچے گرتی ہے۔

نوٹ: عربی میں کسرہ کی آواز اردو سے تھوڑی مختلف ہے، عربی میں کسرہ کی آواز (یاء) کی طرف مائل ہوتی ہے۔ مثلاً (اِ) کی آواز (ئیں) کم کشش کے ساتھ

اِ بِ تِ ثِ جِ حِ خِ

دِ ذِ رِ زِ سِ شِ صِ

ضِ طِ ظِ عِ غِ فِ قِ

كِ لِ مِ نِ هِ وِ يِ

نوٹ: جس حرف پر علامت کسرہ ہو اس کو مکسور کہتے ہیں۔

مشق :

مندرجہ ذیل الفاظ کو ایک مرتبہ جدا جدا کرکے اور ایک مرتبہ ملا کر لکھا گیا ہے ان کو جدا جدا کرکے پڑھیں۔

جدا جدا	مرکب
بِ مَ	بِمَ
لَ كِ	لَكِ
اِ بِ لِ	اِبِلِ
وَ رِ ثَ	وَرِثَ
حَ فِ ظَ	حَفِظَ
بِ يَ دِ كَ	بِيَدِكَ
فَ صَ عِ قَ	فَصَعِقَ

مشق

۲ : مندرجہ ذیل الفاظ کو الگ الگ کر کے پڑھیں ۔

هِيَ ـ لِمَ ـ اَذِنَ ـ شَهِدَ ـ سَمِعَ ـ حَفِظَ

بَرِقَ ـ نَسِيَ ـ فَرِحَ ـ نَفِدَ ـ رَدِفَ ـ مَلِكِ

بَخِلَ ـ سَمِعَ ـ لَبِثَ ـ فَلِمَ ـ غَضِبَ ـ عَمِيَ

وَسِعَ ـ سَمِعَ ـ حَبِطَ ـ عَوِجَ ـ حَسِبَ ـ سَفِهَ

قِبَلَكَ ـ تَبِعَكَ ـ كَمَثَلِ ـ فَلَبِثَ ـ قِرَدَةً

بَلَغَتِ ـ وَرَجِلِكَ ـ فَعَلِمَ ـ لَلَبِثَ ـ عَلِمَتِ

بِوَرَقِ ـ بِشَرَرِ ـ فَحَمِلَ ـ لِيَذَرَ ـ عَشَرَةِ

سوالات :

۱۔ کسرہ کی تعریف کرتے ہوئے بتائیں کہ اس کو کسرہ کیوں کہتے ہیں؟

۲۔ کسرہ کی شکل کس حرف سے لی گئی ہے ؟

۳۔ قرآن کریم سے بیس ایسے الفاظ تلاش کریں جن پر صرف علامت کسرہ ہو؟

چوتھا سبق

پیش ـُـ

اس علامت (ـُـ) کو اردو میں پیش اور عربی میں ضمۃ کہتے ہیں ضمۃ لفظ (ضَمَّ) سے لیا گیا ہے اور اصل میں (ضَمَّۃٌ) تھا یعنی ایک بار آپس میں ملنا وقف کی حالت میں (وقف کے قواعد کے مطابق) تاء (ۃ) ھاء (ـہ) میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

ضمہ کی آواز حرف واو کی آواز کی طرف مائل ہوتی ہے لہٰذا اس کی شکل سمجھانے کے لیے حرف واؤ سے مدد لی گئی ہے تاکہ اصل واو سے شبہ نہ ہو جائے اس لیے حرف کے اوپر چھوٹی سی واو (و ـُـ ـُـ) لکھتے ہیں۔

اس علامت ـُـ کو ضمہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جن حروف پر یہ علامت ہوتی ہے۔ ان کو پڑھتے وقت ہونٹ آپس میں مل کر آگے کی طرف بڑھتے ہیں اور اس کے وسط میں تھوڑا سا خلا پیدا ہو جاتا ہے۔

نوٹ: عربی میں ضمہ (پیش) کی آواز، اردو میں ضمہ (پیش) کی آواز سے تھوڑی الگ ہے۔ عربی میں ضمہ کی آواز (واو) کی طرف مائل ہوتی ہے (اُو) کی آواز کی طرح لیکن کشش کے ساتھ مثلاً

اُ	بُ	تُ	ثُ	جُ	حُ	خُ
دُ	ذُ	رُ	زُ	سُ	شُ	صُ
ضُ	طُ	ظُ	عُ	غُ	فُ	قُ
كُ	لُ	مُ	نُ	هُ	وُ	يُ

نوٹ: جس حرف پر علامت ضمہ ہو اسے مضموم کہتے ہیں۔

مشق ۱ : مندرجہ ذیل الفاظ کو ایک بار الگ الگ اور ایک بار ملا کر لکھا گیا ہے انہیں اسی ترتیب سے پڑھیں

جدا جدا	مرکب
هُ وَ	هُوَ
جُ عِ لَ	جُعِلَ
دُ عِ يَ	دُعِيَ
تُ ذُ رُ	تُذُرُ
فَ طُ بِ عَ	فَطُبِعَ
فُ تِ حَ تِ	فُتِحَتِ
اَ عِ ظُ كَ	اَعِظُكَ
سَ نَ سِ مُ	سَنَسِمُ
اَ حَ دَ هُ مُ	اَحَدَهُمُ

مشق :

۲ ۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو الگ الگ کر کے پڑھیں ۔

سُبُلِ ۔ خُلِقَ ۔ تَصِلُ ۔ صُحُفِ ۔ تَضَعُ ۔ حَسُنَ

ظُلِمَ ۔ تَصِفُ ۔ قُتِلَ ۔ ثُلُثُ ۔ نُفِخَ ۔ تَزِرُ ۔ عُثِرَ

ضَعُفَ ۔ يَعِضُ ۔ كُتُبِ ۔ تَذَرُ ۔ عُقَدِ ۔ خُلِقَ ۔ سُبُلَ

تَجِدُ ۔ جُمِعَ ۔ اَحَدُ ۔ وَجِدَ ۔ ذُبِحَ ۔ نُصُبِ ۔ اُذُنَ

كَلِمَتُ ۔ سَتَجِدُ ۔ عُنُقِكَ ۔ لَاَجِدُ ۔ اَتَذَرُ

وَتَضِعُ ۔ هُمَزَةِ ۔ عَقَبَةُ ۔ لُمَزَةِ ۔ لَقُضِىَ

فَبُهِتَ ۔ قُضِيَتِ ۔ رُسُلِكَ ۔ فَكَبِّرَ ۔ فَرِفَعَ

سوالات :

۱ ۔ ضمہ کی تعریف کریں نیز یہ بتائیں اس کو ضمہ کیوں کہا جاتا ہے ؟

۲ ۔ ضمہ کی شکل کون سے حرف سے لی گئی ہے ؟

۳ ۔ قرآن کریم سے ایسے بیس الفاظ تلاش کریں جن پر علامت ضمہ اور اس سے پہلے والی حرکات ہوں ؟

پانچواں سبق

سکون ـْـ

جس حرف پر کوئی حرکت نہ ہو اس کو ساکن کہتے ہیں حرف ساکن یعنی جس حرف پر کوئی علامت نہ ہو اس کو سمجھانے کے لئے اس شکل (ہ) سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

اس شکل (د) کو لفظ خفیف کے حرف اول سے لیا گیا ہے اور یہ شکل (د) ظاہر کرتی ہے کہ حرف متحرک یا مشدد کے مقابلے میں لفظ ساکن کو خفیف تلفظ کرنا چاہیئے بہت زیادہ استعمال اور اختصار کی وجہ سے اس کا نقطہ اور آخری حصہ حذف کر دیا گیا (حہ خہ خفیف)

قرآن کے بعض نسخوں میں حرف ساکن پر میم کا سر (ۿ) لکھا جاتا ہے یہ شکل لفظ مسکّن کے حرف اول سے لی گئی ہے (مـ مـ مسکّن)

---

[1] بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ شکل (ہ) حساب کی صفر سے لی گئی ہے اور علم ریاضی میں صفر عدد کے نہ ہونے پر دلالت کرتی ہے اور علم قرائت میں (سکون) عدم حرکت پر دلالت کرتا ہے۔

حرف ساکن چونکہ حرکت کے بغیر ہوتا ہے اس سے ابتداء کرنا محال ہے یا بہت مشکل ہے لہٰذا اپنے سے پہلے والے متحرک حرف کی مدد سے ایک ہی حصہ میں پڑھا جاتا ہے جیسے

اَنْ ۔ مِنْ ۔ قُمْ ۔ هَلْ ۔ خُذْ

نوٹ: جس حرف پر علامت سکون (ْ) ہو اس کو ساکن کہتے ہیں ۔

مشق : ۱

مندرجہ ذیل الفاظ کو ایک مرتبہ الگ الگ اور ایک مرتبہ مرکّب لکھا گیا ہے اِن کو جدا جدا کر کے پڑھیں ۔

مرکّب	جدا جدا
خِفْتُمْ	خِفْ تُمْ
يَلِدْ	يَ لِدْ
اَعْهَدْ	اَعْ هَدْ
اُخْضِرَتْ	اُخْ ضِ رَتْ
يَلْتَقِطْهُ	يَلْ تَ قِطْ هُ
نُخْرِجُكُمْ	نُخْ رِ جُ كُمْ
مُخْتَلِفِيْنَ	مُخْ تَ لِ فِيْ نَ

نکتہ:

ایسی واؤ و یا ساکن جن سے پہلے والے حرف پر زبر ہو نرمی سے ادا ہو گا اور خصوصی توجہ رکھنا ہو گی کہ زبر جو واؤ سے پہلے حرف پہ ہے (اُ) کی آواز میں اور یا سے پہلے والے حرف کی زیر (اِ) کی آواز میں نہ بدل جائے۔

مثلاً یَوْمَ - کَیْفَ - لَوْ - دَیْنَ - لَیْلَةِ - سَوْفَ - غَیْرَ

مشق: ۲ مندرجہ ذیل الفاظ کو جدا جدا کر کے پڑھیں۔

نَحْنُ یَوْمَ عَشْرُ قَبْلَ نَعَمْ مِنْهُمْ

کُنْتُمْ لَقَدْ ضَیْفِ اَعْهَدْ اَنْتُمْ کَیْفَ

عَجِبْتَ عَلَیْكَ فَسَوْفَ یَعْلَمُ سَبَقَتْ

اَلْقَیْتُ فَرَغْتَ اِلَیْهِمْ تَشْهَدُ قَبْلِكَ

مَهْلِكَ اُمِرْتُ اَشْرِكْهُ بَعْضَهُمْ

عَلَیْكُمْ عَمِلْتَ وَاَعْرِضْ عِنْدَكَ

اَرْجُلُهُمْ تَذْكُرُكَ اَنْفُسِكُمْ اَخَذْتُهُمْ

لِیُنْذِرَ فَلَبِثْتَ یُشْعِرُكُمْ نُزُلُهُمْ

یَسْتَعْجِلُ فَتَقْعُدَ عَمَلُهُمْ اَكْثَرُهُمْ

خَلَقَكُمْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ فَاَصْلَیْتُ

سوالات :

۱۔ سکون اور ساکن کا فرق بیان کریں ؟

۲۔ سکون کی شکل کون سے حروف سے لی گئی ہے اور کیوں ؟

۳۔ ایسے بیس الفاظ جو چار حرفوں والے ہوں اور جن پر علامت سکون ہو قرآن سے تلاش کریں ؟

چھٹا سبق

الف مدّی

اگر زبر والے کسی حرف کے بعد الف لکھا جائے (ـَا)، تو یہ الف اس زبر کو دو برابر کھینچ کر پڑھنے کا باعث بنتا ہے۔ لہٰذا اس کو (الف مدّہ) کہتے ہیں۔

الف مدّی کی آواز تمام حروف کے بعد ایک جیسی نہیں ہوتی، آٹھ حروف

(خ۔ص۔ض۔ط۔ظ۔غ۔ق۔ر)

کے بعد الف مدّی کی آواز بھاری اور بھرپور ہوگی[1] مثلاً

(خَا صَا ضَا طَا ظَا غَا قَا رَا)

اور باقی بیس حروف کے بعد باریک اور نازک ہوگی[1] مثلاً

---

(۱) یہ اس لئے ہے کہ الف مدّی ہمیشہ اپنے سے پہلے حرف کا تابع ہوتا ہے۔ جو حروف نازک اور باریک ادا ہوتے ہیں ان کے بعد یہ بھی باریک ہوگا۔ اور جو حروف بھرپور ادا ہوتے ہیں ان کے بعد الف مدّی بھی بھرپور ادا ہوگا

ءَا بَا تَا ثَا جَا حَا دَا ذَا

زَا سَا شَا عَا فَا كَا لَا مَا

نَا هَا وَا يَا

مشق :

ا۔ مندرجہ ذیل الفاظ ایک مرتبہ الگ الگ اور ایک مرتبہ ملا کر لکھے گئے ہیں ان کو جدا جدا کر کے پڑھیں۔

جدا جدا	مرکب
قَا لَ	قَالَ
مَا لَ هَا	مَالَهَا
جَا هَ دَ	جَاهَدَ
نَا صِ رُ	نَاصِرُ
عَ ذَا بٌ	عَذَابٌ
حُ جُ رَا تِ	حُجُرَاتِ
تَ بَا رَ كَ	تَبَارَكَ
بِ عَ صَا كَ	بِعَصَاكَ
يُ ضَا عَ فُ	يُضَاعَفُ
مُ نَا فِ قَا تُ	مُنَافِقَاتُ
لَ سَا حِ رَا نِ	لَسَاحِرَانِ

نکتہ : شروع شروع میں الف مدّی نہیں لکھتے تھے ۔ بعد میں جب قرآن کریم کو صحیح پڑھنے کے لیے علامات لگائی گئیں تو اس وقت بعض نے فتحہ کے الف کے بعد (ــَـا) لکھ کر اور بعض نے حرف کے اوپر کھڑا الف (ــٰـ) لکھ کر الف مدّی کے تلفظ کی ضرورت کو بیان کیا ہے ۔

اردو وال حلقوں میں لکھے ہوئے قرآن کریم میں کھڑے الف والی شکل سے استفادہ کیا جاتا ہے مثلاً

ذٰلِكَ ۔ هٰذَا ۔ رَحْمٰنُ ۔ سَمٰوٰتُ ۔ اٰبَاۤءُ ۔ قِيٰمَةُ

مشق

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو حصوں میں بانٹ کر جدا جدا پڑھیں ۔

قَالَ مِتْنَا هٰذَا مِنْهَا عِبَادَ عِنْدَنَا

فَرَاغَ ذٰلِكَ بَيْنَنَا سُبْحٰنَ طَعَامُ مَكْرُنَا

وَجْهَهَا خَلَقْنَا اٰمَنْتُ يٰقَوْمِ اِصْلَوْهَا

اَخَاهُمْ مَوْتِهَا جُنْدَنَا صَبَاحُ عَيْنُهَا

يٰوَيْلَنَا اَيْمَانِهِمْ بِذٰلِكَ تَبٰرَكَ اِلٰهُكُمْ

جَعَلْنٰكَ اَرْسَلْنٰكَ اَفْوَاهِهِمْ لَطَمَسْنَا

خَلَقْنٰكُمْ كَلِمٰتُنَا طُغْيَانِهِمْ اَمْثَالِهَا

لَا تُظْلَمُوْنَ فَسُبْحٰنَ مَوْتَتَنَا فَاِذَا هُمْ

مَا شَهِدْنَا   اَعْمَالُكُمْ   وَاَزْوَاجُهُمْ

مَا غَشِيَهُمْ   لَا تَنْهَرْهُمَا   مِنْ دَارِهِمْ

اَعْتَدْنَا لَهُمْ   اَلْقِ عَصَاكَ   وَلَا يَزَالُ

سوالات :

۱ ۔ الف مدہ کی تعریف کرتے ہوئے بیان کریں کہ اسے الف مدہ کیوں کہا جاتا ہے؟۔

۲ ۔ الف مدہ کون سے حروف کے بعد نازک اور باریک ادا ہوتا ہے۔ اور کون سے حروف کے بعد بھرپور ادا ہوتا ہے ؟ ۔

۳ ۔ قرآن کریم سے دس الفاظ تلاش کریں جن کے بعد الف مدہ باریک ادا ہوتا ہے؟ ۔

۴ ۔ قرآن کریم سے مزید دس الفاظ تلاش کریں جن کے بعد الف مدہ بھرپور ادا ہوتا ہے؟

ساتواں سبق

یاءِ مدّی

جب بھی حرف مکسور کے بعد یاء آئے (ــِـ ی) تو کسرہ کو دو برابر کھینچ کر پڑھنے کا سبب بنتی ہے لہٰذا اسے "یاء مدّہ" کہا جاتا ہے۔

اردو داں حلقوں میں چھپے ہوئے قرآن میں اس کو علامت (ــِـ ی) مشخص کیا گیا ہے اس کے مقابلے میں وہ یاء مدّی جو التقاء ساکنین کی وجہ سے تلفظ نہیں ہوتی اس کو علامت سکون کے بغیر لکھتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ یاء نہیں پڑھی جائے گی اور کسرہ اپنی اصلی حالت میں پڑھا جائے گا۔ مثلاً فِي الْأَرْضِ وغیرہ۔

یاء مدّی کی آواز تمام حروف میں ایک جیسی ہوتی ہے اور (ی) کی طرح ادا کی جاتی ہے جیسے۔

اِیْ بِیْ تِیْ ثِیْ جِیْ حِیْ خِیْ

دِیْ ذِیْ رِیْ زِیْ سِیْ شِیْ صِیْ

ضِیْ طِیْ ظِیْ عِیْ غِیْ فِیْ قِیْ

کِیْ لِیْ مِیْ نِیْ ھِیْ وِیْ یِیْ

مشق :

ا۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو ایک مرتبہ جدا جدا اور ایک مرتبہ ملا کر لکھا گیا ہے انھیں اسی ترتیب سے پڑھا جائے۔

جدا جدا	مرکب
کُ لِیْ	کُلِیْ
لَ فِیْ	لَفِیْ
صَ لَا تِیْ	صَلَاتِیْ
رُ سُ لِیْ	رُسُلِیْ
عِ بَا دِیْ	عِبَادِیْ
قَ مِیْ صِیْ	قَمِیْصِیْ
قَ رَا طِیْ سَ	قَرَاطِیْسَ
اَ رَا دَ نِیْ	اَرَادَنِیْ
حَا فِ ظِیْ نَ	حَافِظِیْنَ
اِیْ مَا نُ هَا	اِیْمَانُهَا
سَ فِیْ هُ نَا	سَفِیْهُنَا
مُ نَا فِ قِیْ نَ	مُنَافِقِیْنَ
مَ عِیْ شَ تَ هَا	مَعِیْشَتَهَا
مُ جَا هِ دِیْ نَ	مُجَاهِدِیْنَ

مشق :

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جدا جدا کر کے پڑھیں۔

اَمْرِيْ يَغْلِيْ قِيْلَ فِيْهَا عَيْنِيْ اَزْرِيْ

يُحْيِيْهَا شَرِيْكَ لِنَفْسِيْ طٰغِيْنَ فِيْهِمَا

مِيْقَاتِ سِنِيْنَ حَدِيْثُ غٰوِيْنَ يَاْتِيْكُمْ

بِغَيْرِ تَصْرِيْفِ يُعْطِيْكَ يُدْرِيْكَ

قَوَارِيْرَ صٰدِقِيْنَ اِبْرٰهِيْمَ اَيْدِيْكُمْ

اَبَارِيْقَ مُحْسِنِيْنَ فَرِيْقٰنِ اَجْمَعِيْنَ

حٰشِرِيْنَ لَتُرْدِيْنِ سٰجِدِيْنَ مُتْرَفِيْنَ

اٰمِنِيْنَ مُسْلِمِيْنَ صٰلِحِيْنَ مُصْبِحِيْنَ

اَسَاطِيْرُ يُجِيْرَنِيْ صٰرِمِيْنَ بِعِبَادِيْ

سوالات :

۱۔ یاءِ مدّہ کی تعریف کرتے ہوئے بیان کریں کہ اسے "یاءِ مدّہ" کیوں کہا جاتا ہے؟

۲۔ قرآن مجید سے بیس ایسے الفاظ تلاش کریں جن میں یاءِ مدّہ استعمال ہوئی ہو؟

آٹھواں سبق

واو مدّی

جب بھی حرف مضموم کے بعد واوٗ آئے (ُ و) تو یہ واو ضمہ کی مقدار کو دو برابر کر دیتی ہے اسی لئے اسے "واو مدہ" کہتے ہیں

اردو داں حلقوں میں چھپے ہوئے قرآن میں اس کو علامت (ُ و) سے مشخص کیا گیا ہے۔

اس کے مقابلے میں ایسی واو مدّی ہے جو التقاء ساکنین (دو ساکن حرفوں کے مل جانے) کے وقت تلفظ نہیں ہوتی، اس کو علامت سکون کے بغیر لکھتے ہیں تاکہ اس کے نہ پڑھے جانے پر دلالت کرے۔ مثلاً ذُو الْعَرْشِ وغیرہ

تمام حروف کے بعد واو مدّ کی آواز یکساں ہوگی۔ اردو میں واو مدہ کی آواز (اُو) کی طرح ادا کی جاتی ہے جیسے

اُوْ	بُوْ	تُوْ	ثُوْ	جُوْ	حُوْ	خُوْ
دُوْ	ذُوْ	رُوْ	زُوْ	سُوْ	شُوْ	صُوْ
ضُوْ	طُوْ	ظُوْ	عُوْ	غُوْ	فُوْ	قُوْ
كُوْ	لُوْ	مُوْ	نُوْ	هُوْ	وُوْ	يُوْ

مشق :

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو ایک مرتبہ جدا جدا اور ایک مرتبہ ملا کر لکھا گیا ہے۔ انھیں اسی ترتیب سے پڑھیں۔

جدا جدا	مرکب
اُوْ ذِيْ نَا	اُوْذِيْنَا
رَ سُوْ لَ	رَسُوْلَ
يُوْ فُوْ نَ	يُوْفُوْنَ
نُوْ حِيْ هَا	نُوْحِيْهَا
قُ لُوْ بُ نَا	قُلُوْبُنَا
يُوْ قِ نُوْ نَ	يُوْقِنُوْنَ
يَ قُوْ لُوْ نَ	يَقُوْلُوْنَ
يُوْ عَ دُوْ نَ	يُوْعَدُوْنَ
يُ قَا تِ لُوْ نَ	يُقَاتِلُوْنَ
فَ ذَ بَ حُوْ هَا	فَذَبَحُوْهَا
لَ نَا كِ بُوْ نَ	لَنَاكِبُوْنَ
يُ ظَا هِ رُوْ نَ	يُظَاهِرُوْنَ
يُ بَا يِ عُوْ نَ	يُبَايِعُوْنَ
قُ لُوْ بُ كُ مَا	قُلُوْبُكُمَا

مشق :

۲۔ مندرجہ ذیل کلمات کو جدا جدا کر کے پڑھیں۔

هٰرُوْنَ عَمُوْنَ نَتْلُوْهَا ثَمُوْدَ يَاْتُوْكَ

يَصِفُوْنَ اُوْتِيْتَ تَاْتُوْنَنَا فَتَقُوْلُ يَدْعُوْنَ

تَدْعُوْهُمْ يَعْلَمُوْنَ فَيَكُوْنُ دُوْنِهِمَا

وُجُوْهَكُمْ يَذْكُرُوْنَ مَلَكُوْتُ يُصْلِحُوْنَ

رَكُوْبُهُمْ يَنْظُرُوْنَ يَاْكُلُوْنَ يَعْبُدُوْنَ

يَكْسِبُوْنَ يَقُوْلُوْنَ دَاخِرُوْنَ يُشْرِكُوْنَ

مُسْتَسْلِمُوْنَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَمَبْعُوْثُوْنَ

يَخْتَصِمُوْنَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ لَا يَشْكُرُوْنَ

تَسْتَعْجِلُوْنَ وَقِفُوْهُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لِلْمُوْقِنِيْنَ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ

لَا يَذُوْقُوْنَ لَمُحْضَرُوْنَ اَوْ يَزِيْدُوْنَ

مشق:

۲۔ مندرجہ ذیل آیات کو جدا جدا کر کے پڑھیں۔

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ

وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا

وَاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ

اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ

سوالات:

۱۔ واو مدہ کی تعریف کرتے ہوئے بیان کریں کہ اسے واو مدہ کیوں کہا جاتا ہے؟

۲۔ قرآن سے بیس ایسے الفاظ تلاش کریں جن میں واو مدہ ہو؟

نواں سبق

تشدید ــّـ

اگر ایک حرف کی دو مرتبہ ایک ہی جگہ تکرار ہو پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو اس کا تلفظ ذرا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ زبان کو دو مرتبہ ایک حرف کا مخرج ادا کرنا ہوتا ہے مثلاً رَبْ بَ ۔ ثُمْ مَ ۔ اِلْ لَا تو اس ثقل اور مشکل کو دور کرنے کے لئے پہلے کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں زبان ایک مرتبہ لیکن محکم اور شدید انداز سے اس حرف کے مخرج سے لگ کر جدا ہوتی ہے۔ (اس حالت میں جب زبان لگتی ہے تو حالت سکون اور جب جدا ہوتی ہے تو حالت حرکت پیدا ہوتی ہے جو حرکت اس حرف پر ہو)

حرف مشدّد کو بیان کرنے اور دکھانے کے لئے اس علامت (ــّـ) سے استفادہ کیا گیا ہے ۔ اس علامت کو لفظ (شَدّ) سے لیا گیا ہے اور چھوٹی ش (شـ) لکھی جاتی ہے تاکہ حرف کے محکم اور شدید ادا ہونے پر دلالت کرے۔ جب بھی وہ حرف بولا جائے۔ نقطے اور اس کے آخری حصے کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا گیا اور فقط اس کے تین دندانے باقی رکھے گئے۔

(ـّـ ـّـ ـّـ شد) اس علامت کو ہمیشہ حرف کے اوپر ہی لکھا جاتا ہے
اور تینوں حرکات میں سے کسی ایک کو اس کے ساتھ ہی لکھا جاتا ہے مثلاً ۔

خَقٌّ ۔ صَلِّ ۔ مَدَّ ۔ اِنَّا ۔ رَبِّیْ

مشق :

۱ ۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو ایک مرتبہ جدا جدا اور ایک مرتبہ ملا کر لکھا گیا ہے ان کو جدا جدا کر کے پڑھیں ۔

جدا جدا	مرکب
اِنْ نَ	اِنَّ
كَلْ لَا	كَلَّا
فَ ثَمْ مَ	فَثَمَّ
اَيْ يُ هَا	اَيُّهَا
رَبْ بَ كَ	رَبَّكَ
مَتْ تَعْ نَا	مَتَّعْنَا
جَ هَنْ نَ مَ	جَهَنَّمَ
اَلْ لَ ذِيْ نَ	اَلَّذِيْنَ
فَصْ صَلْ نَا هُ	فَصَّلْنَاهُ
يَصْ صَعْ عَ دُ	يَصَّعَّدُ
مُ قَرْ رَ بِيْ نَ	مُقَرَّبِيْنَ
يَ تَ فَضْ ضَ لَ	يَتَفَضَّلَ

مشق :

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو الگ الگ کرکے پڑھیں۔

رَبُّ ثُمَّ اِمَّا اِنَّ مِنَّا كُلُّ

اُمَّتُكَ اَوَّلُ مَنَّا دَمَّرْنَا كُنَّا يُضِلُّ

اِنَّهُمْ لِكُلِّ فَاِنَّ اَشَدُّ زَيَّنَّا تُمَنُّوْنَ

يُصِرُّ مِنِّىْ فَحَقَّ فَحَدِّثْ لٰكِنَّ تَرْجُوْهَا

فَصَكَّتْ وَصَّيْنَا تَقَرَّ فَضَّلْنَا قَدَّرْنَا

فَتَنّٰكَ ذَلَّلْنٰهَا اَدُلُّكُمْ نُصَرِّفُ جَنَّتٰنِ

عَلَّمْنٰهُ يُبَلِّغَنَّ رَبَّيٰنِىْ نُنَكِّسْهُ يَدَّعُوْنَ

حُجَّتُهُمْ لَتَمُرُّوْنَ نُسَبِّحُكَ تُكَذِّبٰنِ

تُصَدِّقُوْنَ فَنَجَّيْنٰكَ كَاَنَّهُنَّ لِلْاَوَّابِيْنَ

نَضَّاخَتٰنِ تَذَكَّرُوْنَ زَوَّجْنٰهُمْ فَمَتَّعْنٰهُمْ

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَنْشَاْنٰهُنَّ يَتَخَيَّرُوْنَ

ضروری ہدایت:

آپ تشدید کی علامت اور مشدد حروف پڑھنے کے طریقے سے واقف ہو گئے۔ اب ایک بات اور سن لیں کہ قرآن میں بعض ایسے کلمات بھی ملتے ہیں جہاں تلفظ کو آسان بنانے کے لئے دو حروف کو آپس میں ملا کر ایک (ادغام) کر دیتے ہیں جیسے

قُلْ رَبِّ کو قُرَّبِّ پڑھتے ہیں
كِدْتَّ کو کِتَّ پڑھتے ہیں

ایسے مقامات پر اصل کلمہ کو محفوظ رکھنے کے لئے اصل کلمات میں کوئی تبدیلی لائے بغیر قاری کی راہنمائی کے لئے دوسرے حرف پر تشدید کی علامت لگا دیتے ہیں تاکہ پہلے حرف کے دوسرے حرف میں ادغام پر دلالت کرے جیسے ۔

قُلْ رَبِّ کو قُلْ رَّبِّ لکھتے ہیں
كِدْتَ کو كِدْتَّ لکھتے ہیں

مشق:

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو الگ کر کے پڑھیں ۔

اَمْ مَّنْ كِدْتَّ لَهُمْ مِّمَّا عُدْتُّمْ قُلْ رَّبِّ

فَقُلْ لَّهُمْ بَلْ لِّلّٰهِ قُلْ لَّا اَنْتُمْ مِّنْهُ

مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا هَلْ لَّكُمْ

عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ لَهُمْ مِّمَّا وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ

مشق :

۴۔ مندرجہ ذیل آیات کو الگ الگ کر کے پڑھیں ۔

وَلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ

وَمَا يُعْلِنُوْنَ

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ

قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ

سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ

سوالات :

۱۔ تشدید کی شکل کون سے حرف سے لی گئی ہے اور کیوں ؟

۲۔ علامت تشدید کس معنی پر دلالت کرتی ہے ؟

۳۔ قرآن کریم سے ۲۰ ایسے کلمات تلاش کریں جو چار حصوں والے ہوں اور ان پر علامت تشدید بھی ہو ؟

دسواں سبق

مد ~

اگر حروفِ مدی کے بعد حرف ساکن یا مشدّد یا ہمزہ ہو تو حروفِ مدّی کو اپنی اصلی حالت سے زیادہ کھینچنا ضروری ہے قرآن کے بعض نسخوں میں قاری کی رہنمائی کے لیے ایسے حروف اور موارد کو اس علامت (~) سے مشخص کیا گیا ہے اور اس علامت کو حرف مدّی کے اوپر قرار دیا گیا ہے ۔
اس علامت کو لفظ (مدّ) سے لیا گیا ہے میم کا نچلا حصہ اور دال کا اوپر والا حصہ اختصار کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے جیسے :

ضَآلِّيْنَ - سُوْٓءِ - فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ - الٓمّٓ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ - لِقَآءَ - كٓهٰيٰعٓصٓ

نوٹ : اردو وال حلقوں میں لکھے گئے قرآن میں جہاں جہاں مد واجب و لازم ہوا ہے اس کو قاری کی رہنمائی کے لیے موٹے خط سے لکھا گیا ہے اور جہاں مد جائز ہے باریک خط سے لکھا گیا ہے ۔ مثلاً

مَنْ يَّشَآءُ ، بِمَآ اٰتٰىهُمْ ، اَوْلِيَآءُ ، فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

مشق:

ا۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو الگ الگ کر کے پڑھیں۔

جَآءَ سُوْٓءُ سَوَآءٌ اٰلَآءِ عَطَآءُ نَشَآءُ

فَسَآءَ دُعَآءَ جَآءُوْ جَزٰٓؤُا شَآءَ اِلَآ اِيَّاهُ

نِسَآءِهِمْ وِعَآءِ شُرَكَآءُ يَشَآءُ جَآءَتْهُمْ

بَيْضَآءُ عَطَآءُ وَجَآءُوْ وَسَآءَ اَبْنَآءُهُمْ

مَآ اَنْتُمْ جَآءَتْ مَآ اَنْزَلَ شُرَكَآءِيَ

اَهْوَآءَهُمْ اِذَآ اَرَادَ اَبْنَآءَهُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ

بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ يَتَسَآءَلُوْنَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

لَنَآ اَعْمَالُنَا مَا جَآءَهُمْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ

وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مِنْ عَطَآءِ وَلَآ اُشْرِكُ

فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَشَآءُوْنَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

تُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ يُحَآجُّوْنَ وَمَآ اَكْرَهْتَنَا

مشق :

۲۔ مندرجہ ذیل آیات کو الگ الگ کر کے پڑھیں ۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعۡلَمُ مَا نُخۡفِیۡ وَمَا نُعۡلِنُ

فَبَدَاَ بِاَوۡعِیَتِهِمۡ قَبۡلَ وِعَآءِ اَخِیۡهِ

رَبَّنَا غَلَبَتۡ عَلَیۡنَا شِقۡوَتُنَا وَكُنَّا قَوۡمًا ضَآلِّیۡنَ

فَاِنۡ حَآجُّوۡكَ فَقُلۡ اَسۡلَمۡتُ وَجۡهِیَ لِلّٰهِ

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغۡفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا

فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِاٰیٰتِنَآ اِذَا هُمۡ مِّنۡهَا یَضۡحَكُوۡنَ

مُدۡهَآمَّتٰنِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

وَرَبُّكَ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخۡتَارُ

وَمَا تَنۡقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنۡ اٰمَنَّا بِاٰیٰتِ رَبِّنَا

لَمَّا جَآءَتۡنَا

سوالات:

۱۔ علامت مدّ کون سے حروف پر لکھی جاتی ہے اور اس سے حرف کے تلفظ میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

۲۔ موٹے خط سے لکھی گئی مدّ کی علامت کس معنیٰ پر دلالت کرتی ہے؟

۳۔ قرآن کریم سے ۳۰ ایسے کلمات تلاش کریں جن پر علامت مد ہو؟

گیارہواں سبق

تنوین ـًـ ـٍـ ـٌـ

تنوین وہ زاید نون ساکنہ ہے جو بعض اسماء کے آخر میں بڑھا دی جاتی ہے اور یہ زاید نون کلمہ میں استعمال ہونے والے اصل نون سے ملنے نہ پائے اس کے سبب اس کو تحریر میں نہیں لاتے بلکہ آخری حرف کی حرکت کو ہی دہرا دیتے ہیں یعنی اگر حرف آخر پر زبر ہے تو دو زبر، زیر ہے تو دو زیر اور پیش ہے تو دو پیش لکھتے ہیں اور یہ حرکت کی تکرار بتاتی ہے کہ یہاں نون ساکنہ موجود ہے جو پڑھی جائے گی لیکن لکھی نہیں جائے گی جیسے:

كِتَابٌ ۔ مَاءً ۔ ذِكْرٍ ۔ رَاضِيَةً ۔ سُوْدٌ جِهَادٍ

نوٹ: بعض الفاظ کے آخر میں تنوین فتحہ کے بعد الف لکھتے ہیں جیسے (كِتَابًا) اور یہ اس لئے ہے کہ وقف کی صورت میں یہ الف کھینچ کر پڑھا جاتا ہے یعنی كِتَابَا پڑھا جائے گا۔ البتہ مندرجہ ذیل تین صورتوں میں الف مدی نہیں لکھا جاتا۔

(۱) وہ الفاظ جو گول تاء پر ختم ہوتے ہیں جیسے رَحْمَةً ۔ حَيَاةً کیوں کہ وقف کی حالت میں یہ تاء، ھاء ساکن میں بدل جاتی ہے جیسے رَحْمَهْ ۔ حَيَاهْ

۲۔ وہ الفاظ جن کے آخر میں الف یا مدورہ کی شکل میں آتی ہے۔ جیسے ۔ هُدًى ضُحًى ۔ ان کو وقف کی صورت پر هُدٰى، ضُحٰى پڑھتے ہیں۔ آئندہ درس میں ہم اس کی وجہ کو بیان کریں گے۔

۳۔ بعض ایسے الفاظ جو ہمزہ پر ختم ہوتے ہیں جیسے ۔ مَآءً ۔ سَمَآءً جو وقف کی صورت میں مَآءَا یا سَمَآءَا پڑھا جائے گا۔ اس کی وجہ بھی آئندہ درس میں بیان کریں گے۔

مشق:

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جدا جدا کر کے پڑھیں۔

نَفْسٍ خَلْقًا زَجْرًا حَقٌّ يَوْمٍ نَخْلٌ

صَفًّا ذِكْرًا عِلْمٍ قَوْلًا حَبًّا بَعْضٍ

رَحِيْمٌ اُمَّةٌ نَسَبًا بِعِجْلٍ عَدُوٌّ حَصِيْرًا

مَحَبَّةً اٰيٰتٌ قَدَرٍ فُتُوْنًا مَرَّةً سُلْطٰنٍ

شَدِيْدٌ بَصِيْرًا حَنِيْفًا جَانِبٍ مُضِيًّا

مَذْمُوْمًا شِهَابٌ كَرِيْمًا بِغُلٰمٍ كَثِيْرًا

صٰلِحًا اَنْعَامًا اِحْسَانًا صَغِيْرًا

دَاحِضَةٌ فَاكِهَةٌ اٰلِهَةٌ عَبْقَرِيٍّ

بِظَاهِرٍ جَنّٰتُ عَدْنٍ قَارِعَةٌ بِضِيَآءٍ

نوٹ : نون ساکن و تنوین عربی کے ۲۸ حرفوں میں خاص قوانین کے حامل ہیں جن کی تفصیل تجوید کے سبق میں آپ پڑھیں گے۔ منجملہ ان قوانین کے چھ حرفوں میں (جن کو کلمہ "یرملون" کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے) ادغام کا مسئلہ ہے اس صورت میں نون ساکن اور تنوین نہیں پڑھی جاتی بلکہ اس کی جگہ وہ حروف (ی ر م ل و ن) مشدد ہو جاتے ہیں مثلاً

مِنْ لَدُنْ کو مِلَّدُنْ پڑھا جاتا ہے!!

غَفُوْرٌ رَحِیْمٌ کو غَفُوْرُرَّحِیْمٌ پڑھا جاتا ہے

ایسی جگہوں پر قاری کی سہولت کے لئے حروف (یرملون) کو علامت تشدید کے ساتھ لکھا گیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ ان چھ حروف کے ساکن و تنوین میں ادغام کر دیا گیا ہے جیسے مِنْ لَّدُنْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اور اسی طرح جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حرف "با" آتا ہے تو نون میم میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسے

مِنْ بَعْدِ کو مِمْ بَعْدِ پڑھتے ہیں۔

سَمِیْعًا بَصِیْرًا کو سَمِیْعَمْ بَصِیْرًا پڑھتے ہیں

ایسے مقامات پر قاری کی رہنمائی کے لئے نون ساکن کے اوپر تنوین کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی "م" بنا دیتے ہیں تاکہ نون ساکن نون تنوین کے میم میں بدل جانے پر دلالت کرے۔ جیسے

مِنْ بَعْدِ کو مِنْۢ بَعْدِ لکھتے ہیں!

سَمِیْعًا بَصِیْرًا کو سَمِیْعًاۢ بَصِیْرًا لکھتے ہیں

مشق :

۲۔ درج ذیل الفاظ کو جدا جدا کر کے پڑھیں۔

مِنْ بَعْدِ سِحْرٌ مُّبِيْنٌ يَّبْتَغِ مِنْ رَّبِّكَ

بَغْيًا بَيْنَهُمْ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا حَدِيْثٍ بَعْدَ

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ فَمَنْ يَّهْدِيْ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ

تُرَابًا وَّعِظَامًا مِنْ رِّزْقٍ مَنْ يُّصْرَفْ

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ وَيْلٌ لِّكُلِّ وَبِمَنْ مَّعَكَ

صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ

اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا

كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ وَاَنْۢبَتْنَا سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ

وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ

اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ

مشق:

۲۔ مندرجہ ذیل آیات کو جدا جدا کر کے پڑھیں۔

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِیْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ

قُلْ لَّكُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ

سوالات :

۱۔ تنوین کی تعریف کریں اور اس کی ہر ایک قسم کے لیے مثال پیش کریں؟

۲۔ کون سے مقامات پر تنوین فتحہ کے بعد الف نہیں لکھی جاتی ہے ؟

۳۔ تنوین کی ہر ایک قسم کے لئے قرآن میں سے ۲۰، الفاظ تلاش کریں ؟

۴۔ حروف "یرملون" میں ساکن اور تنوین کو کیسے ادغام کرتے ہیں، قرآن مجید سے پانچ مثالیں تلاش کرکے لکھیے ؟

بارہواں سبق

نہ پڑھے جانے والے حروف

قرآن کریم میں چار حروف (ا۔ل۔و۔ی) ایسے ہیں جو بعض الفاظ میں لکھے تو جاتے ہیں لیکن پڑھے نہیں جاتے۔ اس میں اور آئندہ درس میں ان کے ایک ایک مقامات بیان کرنے کے علاوہ ہم یہ بھی بیان کریں گے کہ ان حروف کے لکھے جانے اور پڑھے نہ جانے کی کیا وجہ ہے؟

۱۔ ہمزہ کی کرسی:

ہمزہ ان حروف میں سے ہے جس کی عرب کی ابتدائی تحریروں میں کوئی خاص شکل نہ تھی۔ اگر لفظ کی ابتدا میں ہوتا تو الف کی صورت میں اور لفظ کے درمیان اور آخر میں آتا تو اس سے پہلے حرف کی حرکت کو دیکھتے ہوئے (ا۔ و اور ی) کی صورت میں لکھتے تھے۔ بعد میں جب قرآن کی صحیح قرائت کے لئے علامات لگائے گئے، ہمزہ کے لئے بھی یہ شکل (ء) وضع کی گئی اور اس کو ان تین حروف مذکورہ کے اوپر لکھا جانے لگا (أ۔ؤ۔ئ) تاکہ قرآن پڑھنے والا ان تینوں حروف کے صحیح انداز تلفظ کو سمجھے۔ بنابرایں موجودہ کتابت کے مطابق یہ تینوں حروف (ا۔و۔ی) اگر ہمزہ کی جگہ پر

سے لکھے گئے ہوں تو نہیں پڑھے جاتے فقط ہمزہ کی کرسی کا حکم رکھتے ہیں جیسے۔

سَأَلَ ۔ نُؤَادَ ۔ يُبْدِئُ ۔ أُمِرْتُ ۔ يَسْتَهْزِئُ
مُؤْصَدَةٌ ۔ مُؤْمِنٌ ۔ تُؤْوِيْ ۔ اَنْشَأْنَاهُنَّ
يُؤَاخِذُكُمْ ۔ يُنَشَّؤُ ۔ لُؤْلُؤًا ۔ أَفَتُؤْمِنُوْنَ

نوٹ: بعض اوقات چھوٹی یا (ی) ہمزہ کی کرسی بنتی ہے۔ اس صورت میں اس کے نقطے نہیں لکھے جاتے (ٸ) جیسے

حَدَآئِقَ ۔ تَسْئَلُوْنَ ۔ شَانِئَكَ ۔ اَنْبِئْهُمْ ۔ جِئْتُكَ
ذَآئِقَةُ ۔ مَلَآئِكَةُ ۔ يُنَبِّئُهُمْ ۔ سَيِّئَةِ

۲۔ الف مدی کی کرسی: بعض الفاظ میں واو اور یا الف کی صورت میں پڑھے جاتے ہیں جیسے (صلوۃ ۔ موسی) جو (صلاۃ ۔ موسا) پڑھے جاتے ہیں۔ قرآن کے بعض نسخوں میں قاری کی رہنمائی کے لیے اس واو اور یا پر ایک چھوٹا الف لکھا جاتا ہے تاکہ قاری سمجھ جائے کہ یہاں ان دو حرفوں کو کس طرح پڑھنا ہے (ـٰو ، ـٰی) اور چونکہ ایسے تمام مقامات میں واو اور یا سے پہلے والے حرف پر زبر ہوتا ہے لہٰذا یہ الف باعث بنتا ہے کہ وہ زبر دو برابر کھینچا جائے واو اور یا فقط الف مدی کی کرسی کا حکم رکھتے ہیں۔

اردو داں حلقوں میں لکھے ہوئے قرآن میں واو اور یا سے پہلے والے حرف پر ہی کھڑا الف لکھا جاتا ہے اور ان دونوں حرفوں کو علامت سے خالی رکھا جاتا ہے جیسے:

صَلٰوةُ - ضُحٰی - مِشْکٰوةُ - اُولٰی - غَدٰوةُ
لِلْعُسْرٰی - مَنٰوةُ - تَلَظّٰی - زَکٰوةُ - یَتَزَکّٰی
اَلْحَیٰوةُ - فَتَدَلّٰی - نَجْوٰةُ - اِسْتَعْلٰی

نوٹ : قرآن کے بعض نسخوں میں جب چھوٹی یا کو الف مدی کی کرسی قرار دیتے ہیں تو اس یا ء کے نقطے نہیں لکھتے (ٰ ی) جیسے

ضُحٰهَا - ذِکْرٰىهُمْ - دَسّٰهَا - مَنٰوكُمْ
فَسَوّٰهَا - نَرٰىكَ - اَشْقٰهَا - عُقْبٰهَا

۳ - الف جمع : وہ افعال جو جمع کی علامت کے عنوان سے استعمال ہونے والے واوِ جمع پر ختم ہوتے ہیں اگر اس واو کے بعد کوئی ضمیر نہ ہو تو اس واو کے بعد الف لانا ضروری ہے تاکہ جمع کی واو دوسری طرح کی واو کے ساتھ آپس میں مشتبہ نہ ہو جیسے

نَصَرُوْا - فَرِحُوْا - اٰمَنُوْا - کَانُوْا - صَبَرُوْا - تَعْتَوْا

اس الف کو الفِ جمع کے علاوہ الفِ فارقہ بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ الف واو جمع کو واو غیر جمع سے جدا کرتی ہے۔

۴ - چھ لفظوں میں واو مدی : قرآن میں چھ الفاظ ایسے ہیں جو واوِ مدی (اُوْ) کے ساتھ لکھے گئے ہیں لیکن ان کی واو مدی پڑھی نہیں جاتی، ان چھ الفاظ کے لئے کوئی قاعدہ اور ضابطہ ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

ان چھ الفاظ کے لکھنے اور پڑھنے کا طریقہ اس طرح ہے۔

لکھنے کا طریقہ:

أُوْلِيِ - أُوْلُوْا - أُوْلَآءِ - أُوْلَاتِ - أُوْلٰٓئِكَ - سَأُوْرِيْكُمْ

پڑھنے کا طریقہ:

أُلِيِ - أُلُوْا - أُلَآءِ - أُلَاتِ - أُلٰٓئِكَ - سَأُرِيْكُمْ

اردو داں حلقوں میں لکھے ہوئے قرآن میں قاری کی رہنمائی کے لئے ان چھ الفاظ کی واو مدّی کو علامت سکون کے بغیر لکھا گیا ہے۔ جیسے۔

اُولٰٓئِكَ - اُولُوا - اُولَآءِ - اُولَاتِ - اُولِيِ - سَاُورِيكُمْ

نوٹ: قرآن کریم کے بعض نسخوں میں قاری کی رہنمائی کے لئے الف جمع اور ان چھ لفظوں کی واو پر ایک چھوٹا سا دائرہ (۠)"ا" لگایا گیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ان کا تلفظ نہیں کرنا ہے۔ جیسے

اَقِيْمُوْا - عَمِلُوْا - اُوْلٰٓئِكَ - اُوْلُوْا - اُوْلَآءِ - اُوْلِيِ

"ا" یہ علامت (۠) علم ریاضی کی صفر سے لی گئی ہے جو عدد کے نہ ہونے پر دلالت کرتی ہے اور علمِ قرائت میں تلفظ نہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ بعض نے یہ شکل علامت سکون یا علامت جزم کے طور پر بھی استعمال کی ہے یہ لوگ اس علامت (۠) کو عدم حرکت کے معنی میں (رأس الميم) کے عنوان سے بمعنائی مسکّن مراد لیتے ہیں۔

مشق:

۱ مندرجہ ذیل کلمات کو جدا جدا کر کے پڑھیں

مَثْنٰی لَئِنْ سَجٰی عَلٰے اُخْرٰے جِئْتَ

تُتْلٰی جِئْنَا كَانُوْا اٰتٰىكَ حَيٰوةَ فَقَالُوْا

وَقٰىهُمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنًا اٰبِدًا يٰمُوْسٰے

فَهَدٰی جَزٰٓؤُا سِيْرُوْا فَاٰنّٰى مَسْئُوْلًا

ذُكِّرُوْا تَفْتَؤُا دَخَلُوْا تَزَكّٰے اٰمَنُوْا

اِلٰى اُمِّكَ يُؤْمِنُوْنَ قَآئِلُهَا دَآئِبَيْنِ

اِذْ اَقْسَمُوْا اٰبَآؤُنَا اَفْئِدَةً لَنْ نُّؤْمِنَ

مُتَّكِئِيْنَ بِمَا صَنَعُوْا تَطْمَئِنُّ فَاُولٰٓئِكَ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ لَنْ نُّؤْثِرَكَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ

عَلٰے حَرْثِكُمْ نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا

مشق :

۲۔ مندرجہ ذیل آیات کو لفظ لفظ کر کے جدا جدا پڑھیں ۔

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى قَالَ هِيَ عَصَايَ

اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِي وَلِيَ

فِيهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوسٰى

فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ

بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا

بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ شَهِيدًا

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

اَهٰٓؤُلَاۤءِ اِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ قَالُوا سُبْحٰنَكَ

اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ

سوالات :

۱۔ وہ چھ الفاظ لکھیں جن میں واو مدی نہیں پڑھی جاتی ؟

۲۔ مندرجہ بالا آیات میں نہ پڑھے جانے والے حروف مشخص کریں ؟

۳۔ اس سبق میں ذکر شدہ نہ پڑھے جانے والے حروف میں سے ہر ایک کے لئے دس دس الفاظ قرآن مجید سے تلاش کریں ؟

تیرہواں سبق

نہ پڑھے جانے والے حروف (۲)

۵۔ **کلام کے درمیان ہمزۂ وصل**: جن الفاظ کی ابتدا ساکن حرف سے ہو رہی ہو ان کا تلفظ مشکل یا غیر ممکن ہے۔ جیسے (نْصُرْ۔ هْبِطْ) اس کو سہل و آسانی کے ساتھ پڑھنے کے لئے ان الفاظ کی ابتدا میں ہمزۂ وصل سے مدد لی جاتی ہے۔

ہمزۂ وصل کلام کی ابتدا میں تو پڑھا جاتا ہے لیکن کلام کے درمیان نہیں پڑھا جاتا جیسے

اُدْخُلُوْا ۔ یَاقَوْمِ ادْخُلُوْا

ابتدا میں ہمزۂ وصل پڑھنے کا طریقہ تجوید کی بحث میں بیان ہوگا۔ انشاء اللہ اس ہمزۂ وصل کے مقابلے میں ہمزۂ قطع ہے جو ابتدا میں ہو یا کلام کے بیچ میں ہر حال میں پڑھا جاتا ہے جیسے

اَرْسَلْنَا ۔ لَقَدْ اَرْسَلْنَا

نوٹ: قرآن کریم کے بعض نسخوں میں قاری کی رہنمائی کے لئے ہمزۂ قطعی کے الف پر ہمزہ (أ) اور ہمزۂ وصل کے الف پر حرف صاد کا ابتدائی حصہ (ٱ) لکھا گیا ہے جیسے (أتى أمرُ ٱللهِ).

قرآن مجید کے بعض دوسرے نسخوں میں ہمزۂ قطع کے الف کو اس کی اپنی حرکت اور ہمزۂ وصل کے الف کو بغیر علامت کے لکھتے ہیں۔ جیسے (أتى أمرُ اللهِ).

مشق:

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جدا جدا کر کے پڑھیں۔

وَاضْرِبْ ۔ بِالْحَقِّ ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ ۔ قَالَ اخْرُجْ

اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۔ رَبِّ اجْعَلْ ۔ عَنِ الْيَمِيْنِ

بِالَّذِيْ ۔ فَاصْبِرْ ۔ وَاسْتَيْقَنَتْهَا ۔ وَاحْلُلْ

۶۔ ہمزۂ وصل سے پہلے حروف مدّی: جب بھی ہمزۂ وصل سے پہلے حروف مدّی آجائیں تو حروف مدّی (جو ذاتاً ساکن ہوتے ہیں) اور ہمزۂ وصل کے بعد والا حرف (جو یا ساکن ہوتا ہے یا مشدد ہوتا ہے)۔ کے درمیان التقاء ساکنین ہو جاتا ہے اس التقاء ساکنین کو دور کرنے کے لئے حروف مدّی نہیں پڑھے جاتے جیسے:

وَاِذَا الْجِبَالُ ۔ فِى الْمَدِيْنَةِ ۔ ذُو الْعَرْشِ

جو اس طرح پڑھے جاتے ہیں۔

وَاِذَلْجِبَالُ ۔ فِلْمَدِيْنَةِ ۔ ذُلْعَرْشِ

اردو داں حلقوں میں لکھے ہوئے قرآن کریم میں قاری کی رہنمائی کے لئے واو اور یا، مدّی جو نہیں پڑھی جاتی علامت سکون کے بغیر لکھی جاتی ہے مثلاً

فِى الْمَدِيْنَةِ ۔ ذُو الْعَرْشِ

۲۔ حروف شمسی سے پہلے لام: معرفہ کا الف ولام جو کہیں کسی اسم پر تخصیص کے لیے آتا ہے، اس کا الف وہی ہمزہ وصل ہے (جو کلام کے شروع میں پڑھا جاتا ہے اور جملہ کے درمیان نہیں پڑھا جاتا) اور اس کی لام تعریف کی ہے یعنی (اسم نکرہ کو اسم معرفہ بنانے کے لیے) اس لام کی حروف سے پہلے دو حالتیں ہو سکتی ہیں ا۔ چودہ حروف قمری سے پہلے تلفظ کی جاتی ہے یعنی پڑھی جاتی ہے حروف قمری یہ ہیں (عجبا کہ خوف حق غمی) اور باقی چودہ حروف شمسی میں ان ہی حروف شمسی کے ساتھ مدغم ہو کر ان کی سی آواز میں تبدیل ہو جاتی ہے قاری کی رہنمائی کے لئے ایسے موارد میں لام کو علامت سکون کے بغیر اور اس کے بعد والے حرف کو مشدد لکھتے ہیں۔ جیسے

وَالشَّمْسِ ۔ اِنَّمَا التَّوْبَةُ ۔ عَلَى الثَّلَاثَةِ
نُخْزِى الظَّالِمِيْنَ ۔ فَاسْتَبِقُوا الصِّرَاطَ
لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۔ اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ
عَالِمُ الْغَيْبِ ۔ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ ۔ يَا اَيُّهَا النَّاسُ

مشق:

۲۔ مندرجہ ذیل کلمات کو جدا جدا کر کے پڑھیں۔

فَارْغَبْ وَبِالَّيْلِ بِالْحَقِّ لِلدِّيْنِ فَاهْدُوْهُمْ

فَارْتَقِبْ فَالْيَوْمَ عَلَى اللّٰهِ وَالضُّحٰى مِنَ الْغَمِّ

ذِى الْجَلٰلِ فَانْصَبْ وَالْاَرْضِ هٰذَا الْوَعْدُ

فِى الْبُطُوْنِ لِلنّٰظِرِيْنَ فِى الْاٰخِرَةِ بِالسَّيِّئَةِ

عَلَى النَّاسِ وَاخْفِضْ فَاجْعَلْ فِى السَّمٰوٰتِ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ يَوْمُ الدِّيْنِ لِهُدًى النَّاسَ

اُلْقِىَ السَّحَرَةُ فَاسْتَمْسِكْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

فَاسْتَبِقُوا الصِّرَاطَ فَالزّٰجِرٰتِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

لَعَلَّ السَّاعَةَ عَلَى الْبَنِيْنَ بِالسَّاحِلِ

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا

مشق:

۳۔ مندرجہ ذیل آیات کو جدا جدا کر کے پڑھیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۝ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ

سوالات :

۱ ۔ ہمزۂ وصل کس جگہ نہیں پڑھا جاتا ہے ۔؟

۲ ۔ حروف مدّی کس جگہ نہیں پڑھے جاتے اور کیوں ؟

۳ ۔ سبق میں مذکورہ آیات میں سے نہ پڑھے جانے والے حروف کو تلاش کریں؟

۴ ۔ نہ پڑھے جانے والے حروف میں سے ہر ایک کے لیے قرآن کریم میں سے دس الفاظ منتخب کریں اور لکھیں ؟

چودہواں سبق

وہ حروف جو
لکھے نہیں جاتے مگر پڑھنا ضروری ہو

قرآن کریم میں تین ایسے حروف ہیں جو قرآن کے بعض جملوں میں لکھے نہیں ہوتے لیکن ان کو پڑھنا ضروری ہے ۔ مجموعی طور پر ان مقامات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

۱ ۔ ایسے مقامات جہاں وہ حروف اصل لفظ کے جز نہیں ہوتے ۔

۲ ۔ ایسے مقامات جہاں وہ حروف اصل لفظ کے جز ہوتے ہیں ۔

اس سبق میں ان حروف کے جزئیات لکھنے کا طریقہ اور ان کی علامتوں سے آشنائی پیدا کیجئے ۔

وہ مقامات جہاں یہ حروف اصل لفظ کے جز نہیں ہوتے ۔

وہ (واو) اور (یا) جو ھا ضمیر کے اشباع کا نتیجہ ہوں وضاحت کے لئے پہلے ھا ضمیر اور اشباع کے معنی کی طرف توجہ فرمائیں ۔

اشباع : اصطلاح قرائت میں اشباع حرکت کے کھنچاؤ یا بڑھنے کو کہتے ہیں ۔ اس طرح کہ زبر سے الف مدی زیر سے یا مدی اور پیش سے واو مدی بن جائیں ۔

ھا ضمیر یہ وہ (ہ ، ہ) ہے جو لفظ کے آخر میں آتی ہے اور " اُس " کا معنیٰ دیتی ہے

جیسے۔ لَهٗ (اس کے لئے) فِیهِ (اس میں) ھاء ضمیر اس صورت میں اشباع یعنی کھینچ کر پڑھی جائے گی کہ اس سے پہلے والا حرف متحرک ہو چنانچہ اگر ھا کی حرکت کسرہ ہو (ـہِ ـهِ) تو یاء مدی میں تبدیل ہوگی (ھِیْ) اور اگر ھاء کی حرکت ضمہ ہو (ـہٗ ـهٗ) تو واو مدی میں تبدیل ہوگی (ھُوْ) جیسے بِهٖ۔ لَهٗ مَالَهٗ جو بِهِیْ لَهُوْ۔ مَالُهُوْ پڑھے جائیں گے۔

نوٹ: قرآن کے بعض نسخوں میں قاری کی رہنمائی کے لئے اس واو اور یاء کو جو اشباع سے پیدا ہوتی ہے چھوٹی شکل میں ھاء ضمیر کے بعد لکھا گیا ہے۔ مثلاً

اَنَّهٗ ۔ یَرَهٗ ۔ عِبَادَهٗ ۔ عَبْدَهٗ ۔ رَبَّهٗ
مَعَهٗ ۔ فِیْ بَطْنِهٖ ۔ لِقَوْمِهٖ ۔ مِنْ دُوْنِهٖ

نوٹ:

اردو رسم الخط میں لکھے گئے قرآن میں قاری کی رہنمائی کے لئے ھاء ضمیر کے اشباع کے مقامات میں کسرہ کی حرکت کو کھڑے زیر (ٖ) کی صورت میں اور ضمہ کی حرکت کو الٹے پیش کی شکل (ٗ) میں لکھتے ہیں۔ مثلاً

اَنَّهٗ ۔ یَرَهٗ ۔ لِقَوْمِهٖ مِنْ دُوْنِهٖ

نوٹ: تین مقامات پر ھاء ضمیر اشباع نہیں ہوگی۔

۱۔ جب ھاء ضمیر سے پہلے حرف ساکن ہو جیسے۔

مِنْهُ ۔ اِلَیْهِ ۔ لَدُنْهُ ۔ فَاعْبُدْهُ ۔ یَعْلَمْهُ ۔ فَبَشِّرْهُ

۲۔ جب ھاء ضمیر سے پہلے حروف مدی ہو۔

فِیْهِ ۔ اَنْزَلْنَاهُ ۔ خُذُوْهُ ۔ یَهْدِیْهِ ۔ هَدَاهُ ۔ نَصَرُوْهُ

۳۔ جب ھاء ضمیر کے بعد حرف ساکن یا مشدد ہو۔ جیسے

لَهُ الْحَمْدُ ۔ نَصْرَهُ اللّٰهُ ۔ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ
بِهِ الَّذِیْنَ ۔ اِسْمُهُ الْمَسِیْحُ ۔ جَآءَهُ الْاَعْمٰی

مشق :

۱۔ مندرجہ ذیل کلمات کو لفظ لفظ جدا کر کے پڑھیں ۔

اِنَّهٗ حَقَّهٗ اَهْلِهٖ خَلَقَهٗ اَخَاهُ اَهْلَهٗ

اَخِيْهِ مَعَهٗ عَبْدُهٗ قَوْمَهٗ هَوٰىهُ تَتْرُكُهٗ

يَأْخُذُهٗ بِيَدِهٖ رَحِمَهُ خَلَقْنٰهُ فِيْ رَحْلِهٖ

بِاٰيٰتِهٖ يُعِيْدُهٗ مِيْثَاقِهٖ يَّكْفُلُهٗ

وَيَاْتِيْهِ كَمِثْلِهٖ جَعَلْنٰهُ بِهِ الْاَرْضَ

يُسِيْغُهٗ فِيْ بَطْنِهٖ جَزَاۤؤُهٗ فِيْ نَفْسِهٖ

سَنَسِمُهٗ رِسٰلٰتِهٖ فَقَرَّبَهٗۤ مِنْ دُوْنِهٖ

فَوْقَ رَاْسِهٖ يَعْرِفُوْنَهٗ بِجُنُوْدِهٖ فَاَتْبَعَهٗ

فَضَّلْنٰهُ مَنْ يَّاْتِهٖ فَنَبَذْنٰهُ عَنْ عِبَادِهٖ

فَمَنْ يَّهْدِيْهِ فَادْعُوْهُ فِيْۤ اَسْمَآئِهٖ

فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ وَمَا عَلَّمْنٰهُ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

(ذ) وہ مقام جہاں یہ حروف اصل لفظ کی جزو ہوتے ہیں ۔
اصل کلمہ کا جزو ہونے کے باوجود بعض جگہ «الف» ، «واو» و «یاء» لکھے نہیں گئے ہیں اور یہ حروف (ا ۔ و ۔ ی) باوجودیکہ لفظ کا جزو ہیں ۔ ان کے نہ لکھے جانے کی چند وجہیں بیان کی گئی ہیں جن میں سے صرف ایک ہم یہاں بیان کرتے ہیں اور وہ یہ کہ تکرار سے اجتناب کیا جائے ۔

عرب لوگ اپنی ابتدائی تحریر میں تین حروف (ا ۔ و ۔ ی) کی تکرار سے اجتناب کرتے تھے اور جہاں بھی ان تین حروف میں سے کوئی ایک حرف کسی جملہ میں دوبار ایک ساتھ تکرار ہوتے وہاں ایک ہی مرتبہ لکھنے پر اکتفا کرتے تھے ۔ جیسے ۔

نَبِیّٖنَ ۔ یَسْتَوٗنَ ۔ یٰاَیُّهَا

کو اس طرح لکھتے ہیں ۔

نبین ۔ یستون ۔ یایها

بعد میں قرآن کی صحیح قرائت کے لئے علامات لگائی گئیں تو قرآن کے بعض نسخوں میں قاری کی رہنمائی کے لئے ایسے مقامات پر (ا ۔ و ۔ ی) چھوٹی شکل میں اضافہ کر دیئے گئے ۔ جیسے ۔

نَبِیّٖنَ ۔ یَسْتَوٗنَ ۔ یٰۤاَیُّهَا ۔ وٗرِیَ ۔ یَشَاۗءُوْنَ ۔ یَلْوٗنَ

اور بعض نسخوں میں فتحہ اور کسرہ کی کھڑی شکلیں لکھی گئی ہیں (ـٰ ـٖ) اور ضمہ کی کی حرکت کو الٹے پیش کی شکل میں (ـٗ) لکھ دیا گیا ہے تاکہ اس کے تلفظ کے ضروری ہونے پر دلالت کرے ۔ جیسے ۔

لَا یَسْتَوٗنَ ۔ غَاوٗنَ ۔ اٰمِیْنَ ۔ خَاطِئٗوْنَ ۔ فَاقْرَءُوْا ۔ دَاوٗدَ ۔ اٰمَنَ

سوالات :

۱۔ ھا ضمیر کے اشباع کے مقامات کو مثال کے ساتھ لکھیں ؟

۲۔ ان موارد کو بھی مثال کے ساتھ لکھیں جہاں ھا ضمیر اشباع نہیں ہوتی ؟

۳۔ سورہ عَبَسَ کو لفظ لفظ کر کے پڑھیں اور اس میں اشباع اور عدم اشباع کے مقامات تلاش کر کے لکھیں۔

پندرہواں سبق

التقاء ساکنین کو دور کرنا

چند قابل توجہ نکات :

۱۔ سبق میں بیان ہو چکا ہے کہ حرف ساکن تنہا نہیں پڑھا جا سکتا اس سے پہلے کوئی متحرک حرف ضروری ہے تاکہ اس کی مدد سے پڑھا جائے۔

۲۔ تنوین کی تعریف میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ تنوین وہ نون ساکنہ ہے جو لکھی تو نہیں جاتی مگر پڑھی جاتی ہے۔

اب اگر تنوین والے لفظ کے بعد ایسا لفظ آئے جس کا پہلا حرف ساکن ہو یا مشدد ہو، تو اس صورت میں دو حرف ساکن ایک جگہ جمع ہو جائیں گے اس حالت کو التقاء ساکنین کہتے ہیں۔ اس التقاء ساکنین کو دور کرنے کے لیے تنوین والی نون کو کسرہ کی حرکت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ جیسے

لَهْوًا انْفَضُّوْا جو لَهْوَ نِ انْفَضُّوْا پڑھا جائے گا

بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوْا " بِرَحْمَةِ نِ دْخُلُوْا " "

فِسْقٌ اَلْيَوْمَ " فِسْقُ نِ لْيَوْمَ " "

نوٹ: قرآن کے بعض نسخوں میں قاری کی رہنمائی کے لئے ایسی جگہوں پر ایک چھوٹا سا نون مکسور لکھ دیتے ہیں۔ جیسے

لَهْوًا ۨانْفَضُّوْا - بِرَحْمَةٍ ۨادْخُلُوْا - فُسُوْقٌ ۨالْيَوْمَ

مشق:

ا۔ مندرجہ ذیل الفاظ مذکورہ قاعدہ کی طرف توجہ رکھتے ہوئے جدا جدا کر کے پڑھیں۔ جیسے

مَثَلاً الْقَوْمُ - اِفْكٌ افْتَرٰىهُ - كَرَمَادِ اشْتَدَّتْ

اَحَدٌ اللّٰهُ - اَلِيْمًا الَّذِيْنَ - اَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوْهَا

عُزَيْرٌ ابْنُ - سَوَآءً الْعَاكِفُ - مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ

لَهْوًا انْفَضُّوْا - عَادٌ الْمُرْسَلِيْنَ - عَدْنٍ الَّتِىْ

يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ - شَيْئًا اتَّخَذَهَا - بِغُلَامٍ اسْمُهٗ

فِىْ زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ - خَيْرٌ اهْبِطُوْا

مشق:

۲۔ مندرجہ ذیل آیات کو جدا جدا کر کے پڑھیں۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ

يٰزَكَرِيَّآ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ
لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ
كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ
لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلٰى شَيْءٍ ذٰلِكَ هُوَ
الضَّلٰلُ الْبَعِيدُ

سَآءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا
وَ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُونَ

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا إِنْ هٰذَآ إِلَّآ إِفْكُ
افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُونَ

خداوند قدوس کی مدد سے قرآن کریم کے تمام علامات اور ناظرہ قرآن پڑھنے کے تمام قواعد بیان کر دیئے گئے۔ اب اگر یہ ان تمام علامات و قواعد پر پورا ملکہ حاصل کرنا چاہیں تاکہ جس جگہ سے چاہیں قرآن کو صحیح پڑھ سکیں اور غلطی نہ کریں تو ضرورت ہے کہ ہر روز چند صفحے قرآن کریم کے جدا جدا کر کے پڑھیں اور اس کی مشق کریں۔

آئندہ سبق میں قرآن کو روانی پڑھنے کے علاوہ مناسب الفاظ اور مقامات پر وقف کرنے کی صورت کو بھی بیان کریں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ

سوالات :

۱۔ سبق میں التقاء ساکنین سے مراد کیا ہے ؟

۲۔ التقاء ساکنین کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے مثال دے کر واضح کریں ؟

۳۔ سورۂ بقرہ کی ابتداء سے بعد والے سبق کے لئے ۳۰ آیات کو جدا جدا کر کے پڑھیں اور مشق کریں ؟

سولھواں سبق

وقف (۱)

ہر انسان گفتگو کرتے وقت یا کوئی عبارت پڑھتے وقت سانس لینے کے لئے اپنی بات روکنے اور پھر شروع کرنے پر مجبور ہے۔ سانس لینے کے لئے اپنی آواز روکنے یا بند کرنے کو ہی "وقف" کہتے ہیں۔

وقف کے لئے کسی مناسب مقام و محل کا انتخاب تقریباً ہر زبان کے اہم مسائل میں سے ہے اگر وقف کے لئے مناسب مقام و محل کا انتخاب نہ کیا جائے تو بعض اوقات جملہ کا مفہوم ہی بالکل بدل جاتا ہے۔ اس کی اہمیت کی وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل جملہ کی طرف توجہ فرمائیں۔

"اس کو روکو مت جانے دو"

اگر لفظ "روکو" کے بعد وقف کریں تو ایک مفہوم، اور اگر لفظ "مت" کے بعد وقف کریں تو اس کا الٹا مفہوم سمجھا جائے گا۔ اس بات کی اہمیت اس وقت اور بڑھ جاتی ہے جب کوئی لکھی ہوئی یا بولی ہوئی عبارت یا کلام لازم الاجرا قانون کی حیثیت کا حامل ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم بشر کی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔ اور تمام انسانوں پر لازم ہے کہ اس کی تلاوت اور اس پر عمل کریں۔

لیکن آیات کے معانی میں خرابی پیدا نہ ہونے پائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ مناسب مقام پر وقف کیا جائے اور مناسب جگہ سے شروع کیا جائے۔

وقف کی جگہ کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ عربی ادبیات اور الفاظ کے معانی کا علم ہو چنانچہ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اکثر مسلمان عرب نہیں ہیں۔ علماء قرأت نے کچھ علامتیں وضع کی ہیں جو مناسب جگہ پر وقف کرنے میں قاری کی رہنمائی کرتی ہیں۔ سب سے پہلا شخص جس نے یہ علامات وضع کئے (علامہ شیخ عبداللہ سجاوندی) ہیں اسی وجہ سے یہ علامات (رموز سجاوندی) کے نام سے مشہور ہیں۔

"رموز سجاوندی" بیان کرنے سے پہلے جملوں کے آخر میں وقف کے طریقوں کی تحقیق ضروری معلوم ہوتی ہے۔

الفاظ کے آخر میں وقف کے طریقے

۱۔ کسی تبدیلی کے بغیر وقف: اگر لفظ کے آخر میں حرف ساکن یا حروف مدی میں سے کوئی حرف ہو تو وقف کرتے وقت اس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی عبارت اپنی اصلی صورت میں ہی پڑھی جاتی ہے۔ جیسے

قُمْ فَاَنْذِرْ ۔ فَانْطَلَقَا ۔ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۔ وَلَا تُسْرِفُوْا

۲۔ وقف سکون (تبدیلی کے بغیر): کلام کے آخر کو حالت حرکت کے باوجود ساکن پڑھنا جب کہ لفظ کا آخری حرف متحرک یعنی زبر، زیر اور پیش (ـَــِــُـ) ہو یا اس آخری حرف پر کسرہ یا ضمہ والی تنوین ہو (ـٍــٌ) جیسے۔

هُدًى لِلْمُتَّقِيْنَ کو وقف کی حالت میں هُدًى لِلْمُتَّقِيْنْ پڑھا جائے گا

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ کو وقف کی حالت میں عَاقِبَةُ الْاُمُوْرْ پڑھا جائے گا

اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کو وقف کی حالت میں اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنْ پڑھا جائیگا

حَظٍّ عَظِيْمٍ کو وقف کی حالت میں حَظٍّ عَظِيْمْ پڑھا جائے گا۔
وَ حُوْرٌ عِيْنٌ کو وقف کی حالت میں وَ حُوْرٌ عِيْنْ پڑھا جائے گا۔

۳۔ تبدیلی کے ساتھ وقف: اس کو "ابدال" یعنی تبدیل کرنا کہتے ہیں،
چنانچہ اگر لفظ کے آخر میں گول تا (ـة ، ة) ہو تو وقف کرتے وقت ھا ساکن میں
(ـهْ ، هْ) تبدیل ہو جائے گی جیسے

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	وقف کی صورت میں	اَقِيْمُوا الصَّلٰوةْ	ہو جائے گا
فِي الْحَافِرَةِ	وقف کی صورت میں	فِي الْحَافِرَةْ	ہو جائے گا
وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ	وقف کی صورت میں	وَقَعَتِ الْوَاقِعَةْ	ہو جائے گا
دَكَّةً وَّاحِدَةً	وقف کی صورت میں	دَكَّةً وَّاحِدَةْ	ہو جائے گا
نَخْلٍ خَاوِيَةٍ	وقف کی صورت میں	نَخْلٍ خَاوِيَةْ	ہو جائے گا
عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ	وقف کی صورت میں	عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةْ	ہو جائے گا

اسی طرح اگر لفظ کے آخر میں فتحہ والی تنوین (ـً) ہو تو وقف کرنے
پر تنوین حذف ہو کر الف مدی میں تبدیل ہو جائے گی۔ جیسے

اَعْنَابًا	وقف کی صورت میں	اَعْنَابَا	ہو جائے گا
هُدًى	وقف کی صورت میں	هُدٰى	ہو جائے گا
عِشَآءً	وقف کی صورت میں	عِشَآءَا	ہو جائے گا

مشق: ۱۔ سورۂ مدثر کو جدا جدا کر کے پڑھیں اور آیات کے آخر میں وقف کریں
اور وقف کرتے وقت درس میں بیان کئے گئے مطالب کو مدنظر رکھیں۔

سوالات :

۱۔ وقف کی تعریف کرتے ہوئے جملوں کے آخر میں وقف کے طریقے وضاحت سے بیان کریں ؟

۲۔ سورۂ قیامت کی قرائت کریں اور آیات کے آخر میں وقف کرتے وقت سبق میں بیان کیے گئے مطالب کو مدنظر رکھیں ؟

ستر ہواں سبق

وقف (۲)

رموز سجاوندی:

علامہ سجاوندی کے نزدیک وقف کی چھ قسمیں ہیں اور انھوں نے ہر ایک قسم کے لئے ایک رمز یا علامت وضع کی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

"م" وقف لازم کی علامت ہے اس علامت کا مطلب ہے کہ یہاں وقف لازم اور ضروری ہے اور جس جگہ یہ علامت لگائی جاتی ہے، اسے اگر بعد والی عبارت سے ملا دیا جائے تو کلام کا مفہوم بدل جاتا ہے۔

"ط" وقف مطلق کی علامت ہے۔ اس علامت کا مطلب یہ ہے کہ آگے کی عبارت نئے سرے سے شروع کی جائے تو اچھا ہے۔ اور یہ علامت اس جگہ لگائی جاتی ہے۔ جہاں جملہ لفظ و معنی کے لحاظ سے مکمل ہو چکا ہو۔

"ج" وقف جائز الطرفین کی علامت ہے۔ یہ علامت اس جگہ لگائی جاتی ہے جہاں وقف اور ملا کر پڑھنا دونوں جائز ہیں اور یہ علامت وہاں لگائی جاتی ہے۔ جہاں وقف اور وصل (ملا کر پڑھنا) دونوں سے عبارت میں خرابی نہ پیدا ہوتی ہو

دونوں وجہیں موجود ہوں لیکن وقف کی وجہ زیادہ بہتر ہو۔

"ز" وقف جائز کی علامت ہے وقف اور وصل دونوں جائز ہیں لیکن وصل (ملاکر پڑھنا) بہتر ہے اور یہ علامت وہاں لگائی جاتی ہے جہاں وقف اور وصل دونوں کی وجہ موجود ہو لیکن وصل کی وجہ زیادہ بہتر ہو۔

"ص" وقف مرخص کی علامت۔ یہاں صرف سانس لینے کے لئے ٹھہرنا جائز ہے اور یہ علامت وہاں لگائی جاتی ہے جہاں بعد والی عبارت معنیٰ کے لحاظ سے پہلی عبارت سے مربوط ہوتی ہے یا ربط رکھتی ہے لیکن چونکہ آیت یا داستان طوالانی ہے اور ایک سانس میں نہیں پڑھی جاسکتی۔ لہٰذا وہاں وقف کرنا جائز قرار دیا گیا ہے اور وقف کے بعد آیت کا اعادہ کرنا (دہرانا) ضروری نہیں ہے کیونکہ بعد والا جملہ پہلے جملے سے ربط کے باوجود مفہوم رکھتا ہے۔

"لا" یہ وقف ناجائز ہونے کی علامت ہے۔ یہاں وقف نہیں کرنا چاہیئے ملاکر پڑھنا لازم اور ضروری ہے اور یہ علامت وہاں لگائی جاتی ہے جہاں جملوں کے درمیان وقف کرنا کلام کے مفہوم میں تبدیلی کا باعث بنتا ہے۔ ان مقامات پر اگر وقف کرلیا جائے تو اس سے پہلے والی عبارت پھر سے دہرانا چاہیئے البتہ پہلے والی عبارت کو دہرانے میں بھی حسن ابتداء کی رعایت کرنا ضروری اور حتمی ہے، مگر یہ کہ آیت ختم ہو رہی ہو۔

علامہ سجاوندی کے بعد علماء قرأت نے کچھ اور علامات اضافہ کئے ہیں اور قرآن میں لکھ دیئے ہیں۔ ابھی ماضی قریب میں علماء مصر نے مندرجہ ذیل علامات رموز اوقاف میں اتحاد و اتفاق کی خاطر منتخب کئے ہیں۔

"م" وقف لازم کی علامت

"لا" وقف ممنوع کی علامت

"صلیٰ" وصل بہتر اور وقف جائز کی علامت

"قلی" وقف بہتر اور وصل جائز کی علامت۔

"ج" وقف جائز کی علامت۔

(∴ ∴) ان دونوں میں سے کسی ایک مقام پر وقف کا جواز۔ دونوں مقامات پر وقف صحیح نہیں ہے، وقف کی اس آخری قسم کو (وقف معانقہ) یا (وقف مراقبہ) کہتے ہیں اور یہ علامت اس جگہ لگائی جاتی ہے جہاں کلام کا وہ ٹکڑا تنہا کوئی مفہوم نہیں دیتا۔ بلکہ اپنے سے پہلے یا اپنے سے بعد والے جملے کی مدد سے مطلب دیتا ہے لہٰذا اگر پہلے جملہ پر وقف کیا جائے تو بعد والے جملہ کو ملا کر پڑھنا چاہیے اور اگر پہلے جملہ سے متصل کیا جائے تو اس صورت میں دوسری جگہ وقف کیا جا سکتا ہے۔

یہاں تک سادہ ترین قرائت قرآن کے علاوہ جملوں کے آخر میں وقف کے طریقے بھی بیان کئے جا چکے ہیں، اس کے بعد روانی کے ساتھ قرآن پڑھنے اور اس پر مسلط ہونے کے لئے مشق ضروری ہے تاکہ خداوند قدوس کی مدد سے تجوید کے قواعد کے ساتھ اچھے لحن میں قرآن پڑھنا آجائے۔

روانی کے ساتھ قرآن پڑھنے پر مسلط ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہر روز قرآن کریم کے چند صفحات پڑھیں تاکہ جو علامات و قواعد اب تک پڑھے ہیں ان پر ملکہ پیدا ہو جائے۔

قرآن کریم سے اشتیاق و شغف رکھنے والے تمام لوگوں کی توفیق کی دعا کے ساتھ ہم آپ کو خدائے رحمان کے سپرد کرتے ہیں۔

قم مقدس
علی حلبی

قال رسول اللہ ﷺ

خیرکم من تعلم

القرآن وعلمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

تمہارے درمیان بہترین شخص وہ ہے

جو قرآن کریم خود پڑھے

اور

دوسروں کو پڑھائے۔